REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۴۹

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یک شنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ

جلد ۱۳/۴۸ | یکم فتح ۱۳۳۸ھش | یکم دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۸۳

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ اس سال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح ارشاد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۰ نومبر بوقت دس بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ کچھ اعصابی کمزوری کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت حضرت اقدس کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳۰ نومبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت وصحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

بھارت کا تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۳۰ نومبر۔ بھارت کا سرکاری تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا۔ وفد کی قیادت مسٹر لکھنانی کر رہے ہیں جو وزارت تجارت وصنعت کے جائنٹ سکرٹری ہیں۔ وزارت خزانہ کے ڈپٹی سکرٹری مسٹر بنرجی اور سٹیٹ بنک آف انڈیا کے تبادلہ کے شعبے کے انچارج مسٹر کاہن ارکان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وزارت تجارت پاکستان کے افسروں نے ہوائی اڈے پر بھارتی وفد کا استقبال کیا۔ اس وفد اور پاکستانی افسروں میں یکم دسمبر کو باضابطہ طور پر بات چیت شروع ہو جائے گی۔

لیبر پارٹی اپنا نام نہیں بدلیگی

لنڈن ۳۰ نومبر۔ لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل نے لیبر پارٹی کے سالانہ اجلاس منعقدہ بلیک پول میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی اپنا نام تبدیل کرنے یا لبرل پارٹی سے بڑے بڑے اصولوں کے بارے میں سمجھوتہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

پاکستان کے متعلق مالی فنڈ کی رپورٹ

واشنگٹن ۳۰ نومبر۔ بین الاقوامی مالی فنڈ نے اپریل ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے بارہ میں جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی انقلابی حکومت کی پالیسی سے ملک کی حالت بہتر ہوگئی ہے

مصر اور برطانیہ میں سفارتی تعلقات بحال ہو جائیں گے

سردست ناظم الامور مقرر کئے جائیں گے

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ سرکاری اخبار "الجمہوریہ" اس اطلاع کا ذمہ دار ہے کہ حکومت متحدہ عرب جمہوریہ نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں منگل کو قاہرہ اور لنڈن میں بیک وقت اعلان شائع ہو جائے گا۔ برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارتی تعلقات ۱۹۵۶ء میں سویز پر حملہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے لیکن اس سال کے شروع میں دونوں ملکوں میں مالی سمجھوتہ ہو گیا تھا۔

اس اثناء میں ہفتہ وار "الاخبار" کو معلوم ہوا ہے کہ فی الحال دونوں ملک ایک دوسرے کے ہاں ناظم الامور بھیجیں گے۔ البتہ انہیں وزیر فوق العادت کا رتبہ حاصل ہوگا بعد میں دونوں ملکوں میں سفیروں کا تبادلہ بھی کر لیا جائیگا

نیپال کے وزیر اعظم چین جائیں گے

کھٹمنڈو ۳۰ نومبر۔ نیپال کے وزیر اعظم مسٹر بی پی کوئرالا نے بتایا ہے کہ میں وزیر اعظم چو این لائی کی دعوت پر فروری کے آخر یا مارچ کے اوائل میں عوامی چین جاؤں گا۔ آپ نے کہا

پاکستانی ریلوں کے لئے دو کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر قرض

کراچی ۳۰ نومبر۔ امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ نے پاکستانی ریلوں کی بحالی اور ترقی کے لئے دو کروڑ بیس لاکھ ڈالر کا قرضہ منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں کراچی اور واشنگٹن میں بیک وقت اعلان کر دیا گیا۔ پاکستان ریلوے کی طرف سے قرضہ کے لئے گزشتہ اگست میں درخواست کی گئی تھی۔

پیکنگ میں نیپال اور تبت کی سرحد متعین کرنے کے سلسلہ پر گفتگو ہوگی۔ آپ نے ان خبروں کی تردید کی کہ کمیونسٹ چین کی فوج اور طیارے نیپال کے علاقے پر تجاوز کرتے رہے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

ایک تازہ کشف

فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء

فرمایا:-

آج مَیں لیٹا ہوا تھا کہ مَیں نے کشف میں دیکھا کہ نواب صاحب بہاولپور مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور بڑی دیر تک میرے پاس بیٹھے رہے ہیں۔ کوئی گھنٹہ بھر بیٹھنے کے بعد وہ اُٹھ کر چلے گئے۔

بہاولپور کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں چاچڑاں شریف ہے جس میں نواب صاحب بہاولپور کے پیر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رہتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم معتقدین میں سے تھے۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہاولپور میں لوگوں کا رجحان احمدیت کی طرف بڑھ رہا ہے یہاں تک کہ نواب صاحب کے بعض عزیز بھی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ غالباً یہ کشف بھی خدا تعالیٰ نے اسی لئے دکھایا ہے۔ نواب صاحب گھنٹہ بھر میرے پاس بیٹھ کر چلے گئے۔ انگریزی حکومت کے زمانہ میں نواب صاحب بہاولپور شملہ میں مجھے ملا کرتے تھے اور چونکہ ان کے پیر حضرت مسیح موعودؑ کے معتقد تھے اس لئے وہ میرا بڑا لحاظ کرتے تھے۔ بعض دفعہ انہیں مشاعرہ میں بلایا جاتا تو وہ میری موجودگی میں مجھ سے پہلے نہیں بیٹھتے تھے بلکہ منتظمین سے کہتے تھے کہ پہلے ان کو بٹھاؤ پھر میں بیٹھوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علاقہ کو ترقی عطا فرمائے اور نواب صاحب کو تمام مشکلات سے نجات دے۔

یہ خاندان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا کی اولاد میں سے ہے۔ اور خلفاء بنو عباس سے اس کا تعلق ہے۔ اسی لئے یہ لوگ اب تک انہی کے ناموں پر اپنے شہروں کے نام رکھتے ہیں چنانچہ ہارون آباد ان کا ایک بڑا شہر ہے جو خلیفہ ہارون الرشید کے نام پر ہے۔ اسی طرح صادق آباد غالباً حضرت امام جعفر صادق کے نام پر ہے کیونکہ حضرت عباس رضؓ کا حضرت علی رضؓ سے بھی رشتہ تھا اور وہ اس کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو اُس وقت مدینہ کے لوگوں سے حضرت عباس رضؓ نے ہی گفتگو کی تھی اور انہوں نے انصار سے کہا تھا کہ تم میرے بھتیجے کو اپنے ساتھ تو لے جانا چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ اگر یہ تمہارے پاس گیا تو سارا عرب تمہارا مخالف ہو جائے گا۔ پس پہلے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کا عہد کرو اور پھر اسے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ مدینہ والوں نے اس کا اقرار کیا۔ اور پھر ہمیشہ انہوں نے اس عہد کو نباہا۔

حضرت عباس رضؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اور حضرت حمزہ رضؓ اور ابولہب کے بھائی تھے۔ بہرحال یہ خاندان بنو عباس میں سے ہے اور چاچڑاں شریف وہ مقام ہے جس کے سجادہ نشین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی معتقدین میں سے تھے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آتھم کے متعلق پیشگوئی کی اور وہ پیشگوئی کی شرط کے مطابق توبہ کرنے اور عذاب سے ڈر جانے کی وجہ سے پیشگوئی کی میعاد میں نہ مرا۔ تو ایک دن مجلس میں نواب صاحب بہاولپور نے مذاقاً کہا کہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری نہ ہوئی اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آگئے۔ اور کہنے لگے تم اسلام کے پہلوان کو جھوٹا کہتے ہو اور ایک عیسائی کی تائید کرتے ہو؟ مجھے تو آتھم کی لاش نظر آرہی ہے۔ چنانچہ مولوی غلام احمد صاحب اختر نے جو ریاست بہاولپور کے رہنے والے تھے۔ بعد میں ان کی جو ڈائریاں شائع کیں۔ ان میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق موجود ہے۔ بہاولپور میں برابر احمدیت کی ترقی ہوتی چلی گئی چنانچہ موجودہ نواب صاحب جن کو آج مَیں نے کشف میں دیکھا ہے۔ انہوں نے بھی ہمیشہ مجھ سے تعلق رکھا۔ ان کا مجھے کشف میں دکھایا جانا اور گھنٹہ بھر ان کا میرے پاس بیٹھنا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اس علاقہ کے لئے بھلائی کی کوئی صورت پیدا کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی لغو کام نہیں کرتا۔ ان کا کشفی حالت میں مجھے دکھایا جانا۔ اور پھر گھنٹہ بھر ان کا میرے پاس بیٹھنا بتاتا ہے کہ ضرور اس میں بہاولپور کی بھلائی ہے۔ کیونکہ میرا نام محمود ہے اور فارسی زبان کا ایک فقرہ ہے کہ ؎

"الٰہی عاقبت محمود باد"

یعنی اے خدا اس کا انجام بخیر ہو۔

میرے سسرال کے کئی آدمی بہاولپور میں کام کرتے رہے ہیں چنانچہ میرے بڑے بھائی بھی وہاں وزیر مال رہ چکے ہیں۔ اور پچھلے چند سال میں تو اس علاقہ میں احمدیت کے حق میں بڑی حرکت رہی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ کو خیر اور برکت کے لئے چُن لیا ہے۔ اور مجھے اس کشف کا دکھایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس علاقہ پر اور اس علاقہ کے رئیس اور اس کے خاندان پر انشاء اللہ نازل ہونگی۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۹ء

مغربی خیالات

مغربی تہذیب کے مشرق میں آنے پر مشرق خاص کر برصغیر ہند کے مسلمانوں کے تعلق میں تین قسم کا ردّعمل ظہور پذیر ہوا۔ اول اہل علم حضرات کے ایک طبقہ نے جو بہت بڑا طبقہ تھا مغربی تہذیب کا بالکل بائیکاٹ کر دیا اور فرنگیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا ناجائز قرار دیا۔ دوسرا طبقہ وہ تھا جس نے اس طبقہ کے ردعمل میں مغربی تہذیب کو اپنانے کو بہتر سمجھا۔ اول طبقہ کا تعلق دیوبند وغیرہ اسلامی مدارس و مکاتب سے رہا ہے اور دوسرے طبقہ کا تعلق سر سید احمد مرحوم کی علی گڑھ تحریک سے ہے۔ جہاں اہل علم حضرات بالکل قطع تعلقی کے اصول پر کاربند ہوئے۔ وہاں نئی تہذیب سے متاثر مسلمان تقریباً ہر قسم کی مغربی باتوں کو اپنانے کے درپے ہو گئے۔

سر سید مرحوم بذات خود ایک اچھے مسلمان تھے۔ اور شعائر اسلام کے پابند تھے۔ مگر مغربی فلسفیانہ خیالات نے جو نیچر پرستی کی طرف رائج تھے۔ انہیں بعض دینی حقائق کی تشریح میں اسلام کی روحانی باتوں سے لاتعلق کر دیا تھا۔ اور یورپ کے مادیاتی نقطۂ نظر کو انہوں نے بعض اسلامی باتوں کی توجیہات میں اختیار کر لیا تھا۔ دوسری طرف اہل علم حضرات جو دیوبند وغیرہ مکاتب سے تعلق رکھتے تھے ان باتوں کو کفر و ترک کے مترادف سمجھتے تھے۔ الغرض ایک مدت تک دونوں طبقوں میں مناصی جنگ جاری رہی۔ جس کے آثار اب تک ہمارے علمی حلقوں میں قائم چلے آتے ہیں۔

یہ دونوں بظاہر متضاد طبقے کلی طور پر راستی پر تھے اور نہ کلی طور پر غلطی پر پہلے طبقہ نے اگر دوسرے طبقہ کی مخالفت کی تو اس لحاظ سے وہ راستی پر تھا کہ دوسرے طبقے نے بعض اسلامی باتوں کا انکار کر دیا مثلاً فرشتوں کے وجود اور دعا کے اثر سے نیا طبقہ منکر تھا۔ لیکن قدامت پرست طبقہ کی یہ غلطی تھی کہ اس نے نئے علوم و فنون سے بالکل مونہہ پھیر لیا حالانکہ ان کو چاہیئے تھا کہ وہ بجائے ان علوم کا بائیکاٹ کرنے کے خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرتے اور مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرتے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ انگریز کے علوم و فنون تمام ہندوستان پر مسلط ہو گئے ہیں اور یہاں کی سیاسی طاقتیں ان سے ہزیمت کھا چکی ہیں۔ انہیں چاہیئے تھا کہ ان کی ذہنیت کو ٹٹولتے اور اسلام کے صحیح اصولوں کو ان کے سامنے پیش کرتے۔ چنانچہ یہ مسلمانوں کے لئے نیا تجربہ نہیں تھا۔ عباسی خلافت کے انہدام پر جب بے دین ترک تمام اسلامی دنیا پر چھا گئے تھے۔ تو اس وقت کے اہل علم حضرات نے دل نہیں چھوڑا تھا۔ اور بجائے بائیکاٹ کرنے کے وہ ترکوں کے اندر گھس گئے تھے اور اس وقت تک دم نہیں لیا تھا۔ جب تک ان کو مشرف باسلام نہیں کر لیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی سیاسی قوت بھی جس کے ہمیشہ کے لئے تباہ ہونے خطرہ لگ گیا تھا از سر نو پلٹ آئی۔ اور ترک جنہوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ اسلام کے سپاہی بن گئے۔ ورنہ صلیبی جنگوں میں جو یورپ نے ایشیا اور اسلام پر حملہ کیا تھا۔ اس کا کوئی جواب مسلمان نہ دے سکتے۔

یہ غلطی تھی جو برصغیر ہند کے اہل علم حضرات کے قدیم طبقہ سے سرزد ہوئی اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ انگریزوں نے مسلمانوں کا نام و نشان یہاں سے مٹا دینے کا تہیہ کر لیا مسلمانوں کے اچھے اچھے خاندانوں کو چن چن کر ختم کیا۔ ان کی جاگیریں چھین لیں۔ جہاں ۹۰ فی صد اراضی کے مالک مسلمان تھے۔ وہاں اس کے نتیجہ میں اب صرف دس فی صد کے مالک رہ گئے۔ انگریز نے جیسا کہ حکمرانوں کا قاعدہ ہے اپنی مرضی کے لوگوں کو مدد دی۔ ہندوؤں کو آگے بڑھایا اور مسلمانوں کو ہر میدان سے نکال دیا۔ جہاں پہلے مسلمان ہی زیادہ لکھے پڑھے تھے انگریز کی اس روش سے وہ سب بےکار ہو گئے اور ان کی جگہ اس نے ہندوؤں میں سے آدمی لے کر اپنے دفاتر پُر کر لئے اگر ہمارے اہل علم حضرات اس وقت وہی پالیسی اختیار کرتے جو سقوط بغداد کے بعد علمائے اسلام نے اختیار کی تھی۔ تو یقیناً آج یہاں مسلمانوں کی وہ حالت نہ ہوتی۔ جس کی وجہ سے ہمیں علیحدہ ملک بنانا پڑا۔ یہ ایک طویل اور دردناک داستان ہے ہم کو اسے یہاں تفصیل سے بیان کرنا نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جہاں اس قدیم طبقے نے اسلام سے چمٹنے میں اچھا کام کیا۔ وہاں مغربی علوم و فنون سے بائیکاٹ کر کے سخت نقصان بھی پہنچایا۔

اس قدیم طبقہ کے برخلاف اور ردعمل میں جو نیا طبقہ ظہور پذیر ہوا۔ اس نے یہ کام تو اچھا کیا کہ مسلمانوں کو نئے علوم و فنون کی طرف راغب کر دیا۔ مگر مغربی فلسفہ پر زور دے کر اور اسلامی اصولوں کو نیچری تشریحات کر کے ان کو روحانیت سے بالکل محروم کر دیا۔ اس طبقہ نے یہاں کے مسلمانوں میں بھی یورپ جیسے نیچر پرست پیدا کر دئے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ دونوں طبقوں میں یہ تصادم ابھی تک چلا جاتا ہے۔ جس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہی ہو رہا ہے۔ ابھی تک ایک کا منہ مشرق کی طرف اور دوسرے کا مونہہ مغرب کی طرف ہے۔

یہ عالم تھا جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی راہنمائی سے وقت اور اس کے حالات کا صحیح اندازہ لگایا جہاں آپ نے قدیم طبقہ کی غلطی کی نشاندہی فرمائی۔ وہاں آپ نے نئے طبقہ کی خرابیوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مغربی علوم و فنون حاصل نہ کرو آپ نے فرمایا کہ مغربی فلسفہ اسلامی اصولوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ انگریز سے تعاون نہ کرو بلکہ آپ نے فرمایا کہ شکار تمہارے گھر میں آگیا ہے۔ اٹھو اور اس کا شکار کر لو۔

یہ تیسرا ردعمل ہے جو انسان کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

(باقی)

روحانی خزائن کی جلد پنجم۔ آئینہ کمالات اسلام

"روحانی خزائن" کی جلد پنجم جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاجواب تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" پر مشتمل ہے۔ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا سٹ "روحانی خزائن" کے زیر عنوان شائع کرنا شروع کر رکھا ہے۔ پورے سٹ کی قیمت پیشگی صرف مبلغ -/۱۶۰ روپے ہے۔ اکثر احباب نے پہلے ہی پورے سٹ بلکہ کئی احباب نے کئی کئی سٹوں کی قیمت ادا کر دی ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا سٹ میں مساوی تقطیع پر شائع ہونا بجائے خود ایک نعمت ہے۔ جس سے کوئی احمدی گھر محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ ویسے تو حضور کی تصانیف کا ایک ایک فقرہ بلکہ ایک ایک حرف سنہری حروف میں لکھ رکھنے کے قابل ہے تاہم الشرکۃ الاسلامیہ کی یہ سعی ضرور قابل تحسین ہے کہ اس نے حضرت علیہ السلام کی تصانیف کو ایک سیٹ اور ایک تقطیع پر چھاپنے کی مہم کی پانچ منزلیں طے کر لی ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب پورا سٹ مکمل ہو کر شائقین کی لائبریریوں کی زینت بنے گا۔

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ایسے سنہری مواقع ہمیشہ نہیں آیا کرتے۔ بعض حالات اور مالی مشکلات کی وجہ سے الشرکۃ یہ سیٹ فی الحال محدود تعداد میں شائع کر رہی ہے۔ جو دوست اس سے محروم رہ جائیں گے۔ نہ معلوم ان کو پھر ایسے موقعہ کے لئے کب تک انتظار کرنا پڑے۔ اس لئے مصلحت کا یہی تقاضا ہے کہ خریداری میں سستی نہ کی جائے۔ اتنی قیمت میں ایسا خوبصورت اور مفید سٹ تو "مرمۂ مفت نظر" سمجھنا چاہیئے۔ آج ہی پورے سٹ کی قیمت پیشگی ادا کر کے شائع شدہ پانچ جلدیں "الشرکۃ" سے وصول کر لیجئے۔ تاکہ آپکی کاپی محفوظ ہو جائے۔ "آئینہ کمالات اسلام" حضور کی ایسی تصنیف ہے۔ جو ہر قیمت سے بالا ہے۔ ہم نے کراچی میں ایک غیر از جماعت دوست کی کتاب دیکھی تھی۔ جس میں صفحے کے صفحے "آئینہ کمالات اسلام سے" بلاحوالہ نقل کر رکھے تھے۔ جو صریح سرقہ کے مترادف ہے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ یہ کتاب کتنی قیمتی ہے کہ دوسرے اس کی عبارتیں چرا لینا بھی باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔

درخواست دُعا

میرے لڑکے عزیزم عبد المنان فرجنگ فیکٹری کنری سندھ کا بائیاں بازو مشین کے پٹہ میں آکر کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ میرپور خاص کے ہسپتال میں اپریشن کر کے ہڈی کو سیٹ کیا گیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل و رحم فرما کر شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حکیم عبد الرحمان شاہ دار الرحمت عزبی ربوہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے انبیاء کو اکیلا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑا کرتا بلکہ اس زمانہ کے لوگوں میں سے بعض کو منتخب کرکے ان کی مدد میں لگا دیتا ہے تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ساتھی عطا کئے گئے وہ دوسرے تمام انبیاء کے ساتھیوں سے ممتاز تھے۔ ان برگزیدہ لوگوں نے اپنا تن من دھن خدا تعالیٰ کی راہ میں لگا دیا۔ انہوں نے اپنے وطنوں کو خیرباد کہا۔ اپنے بیوی بچوں اور دوسرے خویش و اقارب کو چھوڑا۔ اپنی خاندانی وجاہتوں کی پرواہ نہ کی۔ اپنی عادات اور رسوم کو یکقلم ترک کر دیا اور محض خدا تعالیٰ ہی کے ہو کر اس کے دین کی حفاظت اور اشاعت میں لگ گئے۔ انہوں نے جانی قربانی کے مطالبہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون۔ اے موسیٰ جاؤ تم اور تمہارا رب دونوں لڑتے پھرو ہم تو یہاں بیٹھیں گے بلکہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کفار کی تلواروں سے ڈرتے نہیں۔ موت ہمارے لئے کوئی خوفناک چیز نہیں۔ اسلام کی خدمت اور اس کی حفاظت میں ہمیں شہادت بھی نصیب ہو گئی تو اس صورت میں بھی ہم خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں گے یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے، بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آ جائے۔ پھر انہوں نے یہ بات صرف منہ سے ہی نہیں کہی بلکہ اس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے حضورؐ کے پاؤں میں معمولی کانٹا چبھنے کے تصور کو بھی قبول نہ کیا۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنی گردنیں کٹوا لیں کہ

> ولست ابالی حین اقتل مسلما
> علی ای شق کان للہ مصرعی
> وذلک فی ذات الالٰہ وان یشاء
> یبارک علی اوصال شلو ممزع

یعنی اسلام کی حالت میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے تو میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں مرنے کے بعد کس پہلو پر گرتا ہوں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی خاطر ہے۔ وہ اگر چاہے تو میرے جسم کے کٹے ہوئے ٹکڑوں میں بھی برکت ڈال سکتا ہے

ان برگزیدہ لوگوں کے تمام اوصاف کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ انہوں نے اسلام کی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت میں حفاظت کی اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول سے وفاداری کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ خدا تعالیٰ بھی عرش سے بول اٹھا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ میں ان لوگوں سے اس قدر خوش ہوں کہ اس دنیا میں ہی ان لوگوں کو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا کرتا ہوں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر میں بھی ان لوگوں کی بڑی قدر تھی آپ فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی چاہو پیروی کرو تم یقیناً ہدایت پا جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> ان الصحابۃ کلھم کذکاء
> قد نوروا وجہ الوریٰ بضیاء
> انی اریٰ صحب الرسول جمیعھم
> عند الملیک بعزۃ قعساء
> واللہ یعلم لو قدرت ولم امت
> لاشعت مدح الصحب فی الاعداء

صحابہ کرام تمام کے تمام سورج کی مانند ہیں۔ انہوں نے مخلوق کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا ہے میرے خیال میں تمام کے تمام صحابہؓ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک نہایت عزت کا مقام حاصل ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اگر مجھ کو طاقت ہوتی اور میں فوت نہ ہوگیا تو صحابہ کی مدح دشمنوں میں شائع کرتا رہوں گا۔

ان برگزیدہ اصحاب میں حضرت ابوبکرؓ کو نہایت بلند مقام حاصل تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اسلام کے لئے آدم ثانی قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق اس اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیقؓ کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا احسان ہے اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوت ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن کو قائم کر دیا۔ اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا کہ میں سچے خلیفہ پر امن قائم کروں گا۔ یہ پیشگوئی حضرت صدیقؓ کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان اور زمین نے عملی طور پر شہادت دی۔"

(الحکم ۲ اپریل ۱۹۰۵ء)

آپ نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار کے مظہر اوّل تھے بلکہ آپ کے رنگ میں رنگین تھے ابن دغنہ جیسا مشرک اور اسلام کا دشمن آپ کی سیرت کو چند الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ ہجرت حبشہ کے وقت کفار مکہ کے سلوک سے تنگ آ کر مکہ سے باہر جانے لگے تو وہ آپ کو واپس لے آیا اور قریش سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کیا تم ایسے شخص کو شہر سے باہر نکالنے لگے ہو جو بے کسوں اور ناداروں کا مددگار ہے صلہ رحمی کرتا اور مقروض کا بار اٹھاتا ہے۔ مہمان نواز ہے اور حق اور سچائی کے مصائب میں معاون و مددگار رہتا ہے۔

آپ کی قربانیوں اور کوششوں کی وجہ سے اسلام کے باغ کی خزاں بہار سے بدل گئی۔ اس کے درختوں کی خشک ٹہنیاں از سر نو سرسبز ہو گئیں اس کی بنجر زمین زرخیز ہو گئی اور صحرا ہرے بھرے کھیتوں میں بدل گئے۔ اس کے خزاں زدہ درخت مختلف قسم کے پھلوں اور پھولوں سے لد گئے۔ آپ کے ذریعہ اسلام نے صدمات اور مصائب سے نجات حاصل کر کے دنیا میں وہ بلند و برتر مقام حاصل کر لیا کہ دنیا کے فرعون اور انا خیر کا نعرہ لگانے والے بادشاہ اس کی سطوت اور قوت سے کانپنے لگے اور اس کا مقابلہ کر کے انہوں نے نہ صرف اپنی سلطنتوں کو تباہ و برباد کر لیا بلکہ آج تک ان کا کوئی نام لیوا بھی اس دنیا میں موجود نہیں۔

آپ سبقت الی الایمان کا فخر حاصل تھا یعنی آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ آپ مکہ سے باہر تھے واپس تشریف لائے تو کسی نے بتایا کہ آپ کے دوست نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ بات سچ ہے تو وہ دعویٰ سچا ہے۔ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے اور اس بات کی تصدیق کر کے فرمایا۔ آپ گواہ رہیں میں آپ کا پہلا مصدق ہوں اور اس طرح اوّل المومنین کا فخر حاصل کر لیا۔ آپ نے دعویٰ پر کسی دلیل اور معجزہ دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ یہ کیسا زبردست ایمان ہے۔ آنحضرتؐ کے متعلق ایک روایت سن کر اس میں کسی جھوٹ کا احتمال نہیں سمجھا۔ ایمان لانے کے بعد آپ کو بہت ستایا گیا مگر آپ نہایت ثابت قدم رہے۔

آپ مکہ کے ممتاز تاجروں میں سے تھے اور ظاہری دولت سے مالا مال تھے۔ اسلام لانے کے بعد آپ نے اپنی تجارت کی طرف کوئی خاص خیال نہ کیا اور جب بھی اسلام پر کوئی نازک وقت آیا اس کی خدمت کے لئے اپنا اثاثہ پیش کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے مال کو اپنا مال سمجھ کر خرچ فرمایا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کے پاس لاکھوں دینار تھے جو اسلام کی اعانت میں آپ نے خرچ فرمائے۔ ہجرت کے وقت کافی رقم رستہ کی ضروریات کے لئے آپ نے ساتھ رکھی جنگ تبوک کے موقع پر اسلام کی مدد کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریک فرمائی تو حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ہر دفعہ مجھ سے مالی قربانی میں بڑھ جاتے تھے میں آدھا مال لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابوبکرؓ اپنا سب اثاثہ آپ کی خدمت میں پیش فرما چکے ہیں۔ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے دریافت فرمایا کہ ابوبکر تم اپنے گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو یا نہیں تو آپ نے فرمایا یا رسول اللہ میں اپنے گھر میں خدا اور اس کے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے اس موقعہ پر سمجھ لیا کہ میں مالی قربانی میں اس بوڑھے سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ غرض آپ کی مالی قربانیوں سے تمام صحابہ متاثر تھے اور نہ صرف وہ آپ پر رشک کرتے تھے بلکہ انہوں نے کئی بار آپ سے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کی۔

آپ نے اپنے مال کے ذریعہ بے کس اور بے بس مسلمان غلاموں کو کفار کے پنجہ سے نجات دلائی اور حضرت بلال جیسے بزرگ غلام صحابی آپ کے ہی آزاد کردہ تھے۔ سارا مکہ آپ کے زیر احسان تھا اس لئے ہر کوئی آپ کی قدر کرتا تھا اور احسان کی وجہ سے آنکھیں نیچی رکھتا تھا۔ اس لئے جہاں بھی موقعہ ملتا آپ قیمت دے کر غلاموں کو سفاک اور ظالم آقاؤں سے خرید لیتے اور انہیں آزاد کر دیتے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی عبداللہ بٹ ایک ماہ سے بواسیر خونی کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان عزیز کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ (مختار احمد بٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ مظفرآباد۔ آزاد کشمیر)

(۲) خاکسار نے مکلانہ امتحان دیا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری رفیق احمد جمیل آر اسی اے ننگری)

(۳) خاکسار کا چھوٹا بچہ محمود احمد اور خاکسار بوجہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(غلام محمد سفیر اوّل مدرس پرائمری سکول مدرسہ چٹھہ۔ گوجرانوالہ)

حیدرآباد دکن میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام
سیرت پیشوایانِ مذاہب کا کامیاب جلسہ

جلسہ کے انعقاد سے قبل انگریزی اور اردو مقامی اخبارات میں اعلانات شائع کئے گئے تھے کہ جماعت کی جانب سے جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منایا جا رہا ہے۔ جلسہ کے انعقاد سے تین دن قبل مقامی اخبارات میں اعلان جلسہ شائع کیا گیا۔ اور پوسٹر بھی سارے شہر میں چسپاں کئے گئے

جلسہ کی صدارت سیٹھ عبداللہ الہ دین نے فرمائی تھی۔ لیکن وہ ناسازی طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے یہ جلسہ بصدارت سیٹھ معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ بعد نماز مغرب شروع کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد مختصر طور پر بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس سی نے مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر کا تحریر کردہ مضمون آنحضرت صلعم کی سیرت پاک پر پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ سردار سیوا سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے

آپکے بعد جناب شہریار کا ڈس جی صاحب نے حضرت زرتشت علیہ السلام کی سوانح اور سیرت کے حالات بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت زرتشت آتش پرست نہ تھے بلکہ آتش پرستی کو مٹانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش آذربائیجان کے قریب ہوئی۔ جو تیل کے چشموں کی جگہ ہے۔ اس علاقہ میں تیل کو آگ لگ جایا کرتی تھی۔ جس سے خوفزدہ ہو کر جاہل لوگ اسے پوجنے لگ گئے تھے۔ حضرت زرتشت نے توحید کا سبق دیا تھا۔ مگر بعد میں رفتہ رفتہ ان کی تعلیم بگڑ گئی۔

موصوف نے اپنی تقریر میں پیشوایان مذاہب کی تعظیم کی غرض سے ایسے جلسوں کے انعقاد پر زور دیا اور فرمایا ایسے جلسوں سے بہت اچھے نتائج کی توقع ہے۔

اپنی تقریر سے اختتام سے پیشتر موصوف نے اپنے مذہب کے بارہ ایک کتاب صدر محترم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی

موصوف کے بعد مکرم امیر احمد صادق صاحب ایم اے رکن خدام الاحمدیہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سیرت از روئے قرآن مجید بیان کی اور بتایا کہ آپ دوسرے انبیاء کی طرح نبی تھے آپ کی زندگی کے بعض واقعات خصوصاً واقعہ صلیب کا آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں تفصیل سے ذکر کیا۔ اور آخر میں بتایا کہ دیگر انبیاء کی طرح آپ بھی فوت ہوئے۔ اور سرینگر کشمیر کے محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔

آخر میں مبلغ سلسلہ مکرم حکیم محمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح اور سیرت پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو صداقتیں از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیں جو آپ کے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے سامنے پیش فرما چکے تھے۔ حضرت کرشن، حضرت رام چندر۔ حضرت بدھ۔ حضرت زرتشت علیہم السلام سب خدا کے سچے نبی تھے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم کسی ایک رسول کا انکار بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک کے انکار سے سب کا انکار لازم آتا ہے۔ ہم سب کی تصدیق کرتے اور سب کی دل سے تعظیم بھی کرتے ہیں یہ ہمارا جزو ایمان ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں ایسے جلسوں کا انعقاد نفرت اور بغض دور کر کے اتحاد و اخوت اور امن کی اساس کو مستحکم کرتا ہے۔ تاکہ دنیا صرف اپنے نبی کو ہی نبی نہ سمجھے۔ بلکہ سب کو خدا کے سچے نبی مانے۔

آخر میں صدر محترم نے مقررین کا سامعین کا اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کا اعلان فرمایا۔

خاکسار محمد صادق

قائد مجلس خدام الاحمدیہ
حیدرآباد دکن انڈیا

احباب سے درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ چھ دسمبر ۱۹۵۹ء کو مقرر ہوئی ہے۔ عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز مشرقی افریقہ سے آ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو بابرکت بنائے اور انہیں نیکی و تقوے کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار خادم ابو العطاء جالندھری)

استاذی المکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم

صبح دم آج خبر لائی ہے یہ بادِ صبا
رات اِک اور درخشندہ ستارہ ٹوٹا

ایک انمول ستارے کو چنا ہے تو نے
اے فلک تیرا ستم بھی کبھی ایسا تو نہ تھا

علم کا ایک خزانہ تھا ترا بحرِ [illegible] وجود
فیض کا ایک سمندر تھا ترا ذہنِ رسا

خدمتِ دینِ محمدؐ میں ہوئی عمر تمام
درگہ حق میں ہوئے صرف ترے صبح و مسا

کم سخن، پاک نظر، سادہ و دیندار و شریف
روز ہوتے ہیں کہاں ایسے جواہر پیدا

تھا قضا کو یہی منظور قضا راضی ہو!
آشیاں خُلد میں ہو تجھ سے خدا راضی ہو!

پرویز پرواذی
*(۲۳ - ولز ہوسٹل - لاہور)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر
الفضل کا سالانہ جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو قیمتی اور عمدہ مضامین کے علاوہ متعدد خاص تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔ انشاء اللہ

اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ علمائے سلسلہ اور اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کیلئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں کیونکہ اب وقت بہت ہی کم رہ گیا ہے۔

مشتہرین کے لئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے۔ انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔

(ادارہ)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہ امر شاید کئی احباب کے لئے حیرت کا موجب ہوگا کہ دفتر اوّل کے مجاہدین تعداد میں کم ہیں لیکن ان کی مالی قربانی کی مقدار زیادہ ہے اور دفتر دوم کے مجاہدین تعداد میں قریباً چار گنا ہیں اور مالی قربانی میں کہیں پیچھے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ قربانی کا معیار کم از کم پانچ روپے سالانہ ہے۔

میرے نوجوان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے جو لباس وہ بچپن میں پہنا کرتے تھے وہ انہیں اب نوجوانی کی عمر میں پورا نہیں آسکتا اور اگر کوئی ایسا کرنے پر اصرار کرے تو یقیناً لوگ اس کو پاگل قرار دیں گے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ایک دو دو آنہ چندہ قبول فرماتے ہوئے ایسے مخلصین کے نام شائع فرما دیتے تھے۔ لیکن جماعت کی موجودہ وسعت اور ضروریات کے لحاظ سے اسی معیار کی قربانی کو جاری نہیں رکھا جاسکتا۔ اسی لئے ابتداء سے تحریک جدید میں قربانی کا معیار کم از کم پانچ روپے رکھا گیا۔ علیٰ ہذالقیاس آج پچیس سال یعنی ربع صدی گذرنے پر پانچ روپے کے معیار کو بھی اور بلند کرنے کی ضرورت واضح ہے۔ اور اسے سمجھنے کے لئے صرف یہی ایک مثال کافی ہے کہ پہلے سال تحریک جدید کا بجٹ صرف ساڑھے ستائیس ہزار منظور ہوا تھا اور اب ہمارے چھبیسویں سال کا بجٹ قریباً بیس لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے کیا ہمارے پہلے اور چھبیسویں سال کے بجٹ کے اتنے حیران کن فرق کو صرف پانچ روپے کی قربانی سے پورا کیا جاسکتا ہے؟

پس پانچ روپے کی قربانی کا وقت گذر چکا ہے اور اب کم از کم معیار قربانی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ ہے۔ ۱۹۵۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کم از کم معیار قربانی ماہوار آمد کا چوتھا حصہ منظور فرمایا تھا۔ لیکن ہماری کمزوریوں کے پیش نظر اس میں مزید رعایت فرماتے ہوئے بعد میں کم از کم معیار قربانی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ مقرر فرمایا۔ حضور کا ماقبل آخری ارشاد حسب ذیل ہے۔

"میں نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پہ بتادیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمد کا چوتھا حصہ۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید پہ دے۔"

اس کے بعد اُن صاحب ثروت احباب کو جو معمولی سا چندہ لکھوا کر سرخرو ہو جاتے ہیں مخاطب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"کجا وہ لوگ تھے (یعنی بعض مجاہدین دفتر اوّل) جنہوں نے پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمدنیں تحریک جدید میں دے دیں۔ اور کجا تم ہو کر اپنی ماہوار آمد جو ایک ہزار روپے ہے صرف پانچ روپے اس تحریک میں دیتے ہو...... ایسی قربانی کا تو ہمیں مجلسوں میں اظہار کرتے ہے بھی شرم آتی ہے۔"

پس دفتر دوم کے نوجوانوں اور خصوصاً صاحب حیثیت نوجوانوں کو اپنے مقدس امام کی توقعات کو پورا کرنے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے کہ اسی میں ان کی فلاح و بہبود مضمر ہے۔ ع

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(ایک واقف زندگی کے قلم سے)

وعدہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ میں دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کردوں گا۔"

اگر آپ نے ابھی تک نئے سال کا وعدہ نہیں بھجوایا تو اس سلسلہ میں مزید تاخیر نہ کریں!

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میں آجکل بیمار ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ آمین نسیم احمد طاہر لاہور

تحریک جدید کا نیا سال اور جماعت احمدیہ کراچی کی مساعی جمیلہ

جماعت کراچی کے احباب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر سال سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور اشاعت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے اس وسیع پروگرام میں شامل ہو کر ثواب اور برکت کے خزینوں کے وارث بن رہے ہیں۔ امسال بھی اس جماعت نے اپنی قابل تقلید روایات کو قائم رکھتے ہوئے جو پہلی قسط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کی ہے وہ مبلغ ۵۳,۰۲۷/۲/- روپے کے وعدوں پر مشتمل ہے اور وہاں کے اراکین اس امر کی سعی بھی فرما رہے ہیں کہ وصولی بھی جلد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کراچی کے اخلاص میں برکت دے اور خدمت اسلام کے بہترین مواقع عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کراچی کے وہ افراد جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا مقامی کوشش کی جارہی ہے کہ وہ بھی جلد از جلد اپنے وعدے پیش کریں تا کہ ان کے نام بھی سابقین میں آسکیں اور دوسری قسط پہلی قسط سے بھی زیادہ خوشکن اور رضائے الٰہی کا موجب ہو۔

باقی جماعتوں کو بھی اپنے اندر بھی مسابقت کی روح اور شوق قربانی و اخلاص پیدا کرنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار ان مبارک الفاظ فرمایا ہے:-

"ہماری جماعت کا چندہ پہلے سے ہزاروں گنا بڑھ جانا چاہیئے......... پہلے اگر ایک لاکھ ہوتا تھا تو اب ایک کروڑ ہونا چاہیئے۔"

پس آئیے! ہم حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدے لکھوائیں۔ اپنے شہروں میں تمام احمدیوں سے لکھوائیں اور اپنے چندوں میں اضافہ کرتے ہوئے خدا کی رحمت کو کھینچیں۔ کیونکہ جتنا چندہ ہم دیں گے اس سے ہزاروں گنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کیلئے والنٹیرز کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے پچیس فی صدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اللہ اور خدام کے منتظمین کے سپرد کردیں تا کہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کرسکیں۔"

تمام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے آپ کو بطور والنٹیرز پیش کریں۔ احباب بجائے انفرادی طور پر نام بھجوانے کے زعماء انصار اللہ کی معرفت اپنے نام بھجوائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجالس کے خدام کی فہرستیں معہ ضروری کوائف (فارم رکنیت کے کوائف کے مطابق) مرکز کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ یہ بھی تصریح فرمادیں کہ ان خدام کے فارم رکنیت پر ہو چکے ہیں۔ جن خدام نے ابھی تک رکنیت فارم پر نہیں کئے ان سے فوری طور پر رکنیت فارم پر کرا کے مرکز میں ارسال کئے جائیں۔ پنسل سے کوئی فارم پر نہ کیا جائے۔ اگر مطبوعہ فارموں کی ضرورت ہو تو مرکز سے منگوا لیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسکن ادویہ پر پابندی لگائی جائے

برٹش میڈیکل جرنل میں دو ڈاکٹروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ تمام ایسی دواؤں کی فروخت پر پابندی لگا دینی چاہیئے جو دماغ کو کسی صورت میں بھی متاثر کرتی ہوں اور اس قسم کی تمام دوائیں صرف ڈاکٹروں کے نسخہ پر دی جائیں۔ ان ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ان دواؤں کے ساتھ ہوتا یہ ہے کہ لوگ پہلے تھوڑی سی مقدار میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مقدار بڑھتی جاتی ہے اور وہ اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹروں نے ایسی تین دواؤں کے نام لئے ہیں اور کہا ہے کہ ان کو بھی ان دواؤں میں شامل کر لینا چاہیئے جو ڈاکٹری نسخہ کے بغیر نہیں خریدی جا سکتیں۔

ہیرو ہسپتال کے ڈاکٹر سیگر اور ڈاکٹر نماسٹر نے ایک ۵۳ سالہ عورت کا قصہ بیان کیا ہے جس نے ایک اپریشن کے دوران مسکن ٹکیاں کھانی شروع کی تھیں۔ رفتہ رفتہ ٹکیوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ پندرہ بیس ٹکیاں روز کھانے لگی۔ پھر وہ نیم بیہوش رہنے لگی اور آخر اسے ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

ان ڈاکٹروں نے ایک دندان ساز کی ۲۳ سالہ ملازمہ کا بھی حال بتایا ہے جو ۳۰ سے ۱۰۰ ٹکیوں تک روزانہ کھانے لگی تھی۔ رفتہ رفتہ اس کی طلب اتنی بڑھی کہ وہ اپنے مالک کے پیسے چرانے لگی۔ اس سے پہلے وہ ہنس مکھ خوش دل اور جذباتی تھی لیکن اس عادت نے اسے پُراسرار اور خاموش بنا دیا اور وہ جھوٹ بولنے لگی۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کی دوا

سنسناٹی۔ یہاں ایک دواساز کمپنی نے ہڈیوں کو جوڑنے کی ایک سریش کی تیاری کا اعلان کیا ہے جو ۲۴ گھنٹے کے اندر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دیتا ہے کمپنی نے بتایا ہے کہ وہ یہ سریش جس کا نام "اوسٹر" ہے جلد ہی فروخت کے لئے پیش کر دے گی

اوسٹر پلاسٹک کا ایک گاڑھا مواد ہے جو بعض اقسام کی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو آپس میں جوڑ دیتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ سریش بہت جلد سخت ہو جاتا ہے اور اس طرح آدمی ۲۴ گھنٹے کے اندر چلنے یا اپنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو استعمال کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے

دنیا کی آبادی ۸۵ افراد فی منٹ کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی ڈیموگرافک ایر بک ۱۹۵۸ء میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت دنیا کی آبادی میں ہر سال ۴½ کروڑ افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ چونکہ کئی علاقوں سے اعداد و شمار نہیں مل سکتے۔ اس لئے ان اعداد و شمار کی بنیاد ۲۷۵ مختلف جغرافیائی علاقوں سے موصول شدہ معلومات پر رکھی گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ اب دنیا کی مجموعی آبادی دو ارب اسی کروڑ ہے اس میں نصف سے زیادہ آبادی چین (۶۴ کروڑ) بھارت (۴۰ کروڑ) روس (۲۰ کروڑ) اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ (۱۷ کروڑ) میں ہے۔

بڑھتی ہوئی آبادی کے موجودہ رجحانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں صرف ایشیا کی آبادی دنیا کی ساٹھ فیصدی آبادی کے برابر ہو جائے گی۔۔۔

شوریٰ انصار اللہ کی تجاویز

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت شوریٰ انصار اللہ کی پاس کردہ تجاویز اور آئندہ سال کے بجٹ کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

برقی لہروں کے ذریعے عادات و اطوار میں تبدیلی ممکن ہے

سائنسدانوں کی تحقیقات

سائنسدان اب بجلی کے ذریعہ انسانی ذہن پر بھی قابو پا سکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ برقی لہروں کے ذریعہ انسانی جذبات اور عادات و اطوار میں حسب منشا تبدیلی کی جا سکتی ہے اور یہ لہریں اتنی معمولی ہوں گی کہ انسان کو ان کا احساس تک نہ ہو سکے گا۔

بہر حال یونیورسٹی کے میڈیکل سکول کے پروفیسر ڈاکٹر ویلگوڈ کا کہنا ہے کہ انسان کے دماغی وظائف اس قدر پیچیدہ ہیں کہ برقی لہروں کے ذریعہ اس کی روح پر قابو پانا ممکنات میں سے ہے۔ ڈاکٹر ڈیلگوڈو دو بندروں اور بلیوں کے دماغ میں برقی لہریں دوڑا کر ان کی ذہنی کیفیت اور طرز عمل کا گزشتہ دس سال سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ یہ تحقیقات اب تک جاری ہے اور برقی لہروں کے ذریعہ انسانی ذہن میں تحریک پیدا کی گئی ہے۔

ڈاکٹر ویلگوڈو نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔ "گائیڈڈ میزائیل" کے موجودہ دور میں یہ ذرا بھی تعجب کی بات نہیں ہے کہ بعض سائنسدان دنیا کے سب سے طاقتور ہتھیار یعنی انسانی ذہن پر برقی لہروں کے ذریعہ قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ڈیلگوڈو پورے وثوق کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ انسانی ذہن اپنی ساخت کے لحاظ سے اس قدر پیچیدہ واقع ہوا ہے کہ ریڈیائی لہروں یا بجلی کی لہروں کے ذریعے اسے غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ البتہ آج یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ذہن میں برقی لہروں کے ذریعہ تحریک پیدا کر کے انسان کو جارحیت پسند یا بزدل بنا دیا جائے قیادت کی صلاحیت جنسی جذبہ معاشرتی تعلقات میں بھی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اور انسان کے طرز عمل کو متاثر کیا جا سکتا ہے اب ایسے برقی آلات تیار کر لئے گئے ہیں جنہیں بآسانی انسانی دماغ میں لگایا جا سکتا ہے۔ اور انسان کو ان سے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچتی۔

ڈاکٹر ویلگوڈ کا کہنا ہے کہ برقی لہروں کے ذریعہ انسانی ذہن میں تحریک پیدا کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسے بجلی کے جھٹکے لگا دئیے جائیں گے۔ درحقیقت یہ انتہائی بےضرر اور معمولی سا امر ہوگا۔ انہوں نے ان برقی آلات کے ذریعہ جانوروں پر جو تجربے کئے ہیں ان سے یہ پتہ لگا ہے کہ ان آلات کے ذریعے انسانی ذہن میں تحریک پیدا کر کے معاشرتی سرگرمیوں پر قابو پانا قطعی ممکن ہے چونکہ اب مختلف ذہنی امراض کے علاج کے لئے انسان کے دماغ میں برقی آلات لگائے جانے لگے ہیں۔ لہذا ان آلات کے ذریعہ انسان کی بہت سی نفسیاتی الجھنوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔

حکام کو دیانتداری سے کام کرنے کی تلقین

لائلپور ۲۹ نومبر۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم نے پرسوں یہاں سرکٹ ہاؤس میں سیٹلمنٹ آرگنائزیشن کے اور دوسرے مقامی حکام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں تلقین کی کہ وہ دیانتداری اور جانفشانی سے کام کریں وزیر بحالیات نے اس بات پر زور دیا کہ وہ کسی سفارش کو خاطر میں نہ لائیں۔ اور اپنے فرائض خلوص نیت سے سرانجام دیں۔

بنیادی جمہوریتوں کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر بحالیات نے کہا کہ اب ہر شخص آزادی سے اپنی رائے استعمال کرنے کا اختیار رکھتا ہے اس لئے عوام کو بہتر کردار کے حامل لوگوں کو منتخب کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ انتخاب میں کسی قسم کی مداخلت یا بےقاعدگی کو برداشت نہیں کیا جائے گا وزیر بحالیات نے کہا کہ لوگوں کو یہ خیال ذہن سے نکال دینا چاہیئے کہ الیکشن میں کسی قسم کی کوئی بددیانتی ممکن ہو گی۔

بجلی کا استعمال کم کرنے کی اپیل

لاہور ۲۹ نومبر پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے "واپڈا" کے بجلی کے شعبے نے بجلی کے عام اور صنعتی صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ دن کو نو سے گیارہ بجے تک اور شام کو پانچ سے ۸ بجے تک۔ جب بجلی کی ضرورت سب سے زیادہ ہوتی ہے اس کا استعمال کم کرنے کی کوشش کریں اس کا سبب یہ ہے کہ سردیوں میں دریاؤں میں پانی کم ہونے کی وجہ پن بجلی تیار کرنے والی مشینیں پوری طرح کام نہیں کر سکتیں اور بجلی کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ واپڈا کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ جنوری میں ملتان اور ورسک کے بجلی گھر کام شروع کر دیں گے۔ جس کے بعد بجلی کے استعمال پر کسی پابندی کی ضرورت نہیں رہے گی۔

بیروزگاری کا بیمہ

کراچی ۲۹ نومبر پرسوں بھی کراچی میں سنٹو کے زیر اہتمام پاکستان، ترکیہ اور ایران کے مزدور افسروں اور نمائندوں کی کانفرنس جاری رہی جس میں بے روزگاری کے بیمے کے سوال پر غور کیا گیا۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ پاکستان ۱۹۵۹ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم۔
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ تعلق باللہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ طوفانِ نوح۔ جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ربوہ
۱۱-۴۵ تا ۱-۰۰ تیاری نماز
۱-۰۰ تا ۱-۴۵ نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۰۰ تا ۲-۴۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات — جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی
۲-۴۵ تا ۳-۳۰ جماعت احمدیہ کی علمی خدمات۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ۔ لاہور

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۵۹ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵ ہماری تبلیغی مساعی کا اثر ممالک غیر پر — صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی اے وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ ذکر حبیبؑ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ ربوہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۰ وقفہ برائے اعلانات و پیغامات
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۵۵ احمدی مردوں اور عورتوں کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح — جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان
۱۱-۵۵ تا ۱-۰۰ تیاری نماز
۱-۰۰ تا ۱-۴۵ نماز ظہر و عصر۔

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم۔
۲ بجے سے۔ تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۵۹ء بروز سوموار

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵ اسلام میں خلیفہ کا مقام — جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کراچی
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۱۵ اُخروی زندگی — جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج عالمی عدالت ہیگ
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۳۰ وقفہ برائے اعلانات و پیغامات۔
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۵ پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور ہمارا فرض — جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۲-۱۵ تا ۱-۰۰ تیاری نماز
۱-۰۰ تا ۱-۴۵ نماز ظہر و عصر۔

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم۔
۲ بجے سے تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۵۹ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم — (از جلسہ گاہ مردانہ)
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (")
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ تقریر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ (")
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۵ نظم — امۃ المصور مرزا
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۳۰ خلافت کی برکات — محترمہ امۃ الرشید فضل فرسٹ ایر
۱۱-۳۰ تا ۱۱-۴۵ انسانی زندگی کا مقصد — محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ
۱-۰۰ تا ۱-۴۵ نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۱۵ تا ۲-۳۰ احمدی عورت کے فرائض — محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ۔ ربوہ
۲-۳۰ تا ۲-۴۵ قوم کی تعمیر کیونکر ہو — محترمہ امۃ المجید رحمان صاحبہ ایم۔ اے
۲-۴۵ تا ۳-۰۰ نظم
۳-۰۰ تا ۳-۳۰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ — محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار

تمام پروگرام جلسہ گاہ مردانہ سے سنا جائیگا

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۵۹ء بروز سوموار

پہلا اجلاس

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۹-۳۰ تا ۹-۴۵ وفاتِ مسیحؑ — صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ تھرڈ ایر
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ تقریر — محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۱۵ اُخروی زندگی — جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب (تقریر از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۳۰ وقفہ برائے اعلانات و پیغامات
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۵ تقریر — محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ایم۔ اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

دوسرا اجلاس

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۲ بجے سے تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ